مُختصَرٌ فِی التَّوبَۃِ

کا پہلا اُردُو ترجمہ

توبہ کا بیان

مُصنّف

امامُ الصُّوفیہ صاحِبُ الرسالۃ القشیریۃ زینُ الاسلام

امام ابو القاسم عبد الکریم بن ھوازن قشیری نیشاپوری

علیہ الرحمۃ (۳۷۶-۴۶۵ھ)

ترجمہ: محمد آصف مصباحی

ناشر

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن

حیدر آباد، دکن

مُخْتَصَرٌ فِي التَّوْبَة

کا پہلا اردو ترجمہ بنام

توبہ کا بیان

مصنف:

إمام الصوفية، صاحب الرسالة القشيرية، زين الإسلام

امام ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن قشیری نیشاپوری

علیہ الرحمہ (376-465ھ)

ترجمہ:

محمد آصف مصباحی

ناشر:

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن

حیدر آباد دکن

بفیضِ روحانی شیخ الاسلام والمسلمین، رئیس المحققین، اشرف المرشدین
حضرت علامہ مولانا سید محمد مدنی اشرفی الجیلانی کچھوچھوی

سلسلۂ کتاب بزبان اردو: 112 سلسلۂ اشاعت بزبان اردو: 43

۞......نام کتاب	:	مختصر فی التوبة
۞......اردو نام	:	توبہ کا بیان
۞......مصنف	:	امام ابوالقاسم عبدالکریم قشیری (376-465ھ)
۞......ترجمہ وتحقیق	:	مولانا محمد آصف مصباحی
۞......تحریک واہتمام	:	بشارت علی قادری اشرفی، جدہ-حجاز مقدس-
۞......بتعاون	:	عالی جناب محی فقیر پاشاہ قادری، جدہ-حجاز مقدس-
۞......تقریظ جلیل	:	حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نسیم مصباحی، استاذ ومفتی جامعہ اشرفیہ-
۞......تقدیم	:	حضرت علامہ مولانا ناظم علی مصباحی، استاذ جامعہ اشرفیہ-
۞......کمپوزنگ	:	مولانا مفتی قمر رضا مصباحی-
۞......پروف ریڈنگ	:	مولانا احتشام احمد مصباحی-
۞......اشاعت اول	:	۱۴۴۰ھ/ ۲۰۱۹ء (عرس حافظ ملت علامہ عبدالعزیز اشرفی مبارکپوری)
۞......ناشر	:	اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدر آباد، دکن-
۞......صفحات	:	32 ۞......ہدیہ :

۞ ملنے کے پتے ۞

☆......مترجم کتاب-مولانا محمد آصف مصباحی- 09984759201
☆......سُنّی پبلی کیشنز، دریا گنج، دہلی- 09867934085
☆......اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدر آباد- 09502314649
☆......مکتبہ انوار مصطفیٰ، مغلپورہ، حیدر آباد- 09966352740
☆......مکتبہ نور الاسلام، شاہ علی بنڈہ، حیدر آباد- 09966387400
☆......مکتبہ شیخ الاسلام، احمد آباد، گجرات- 09624221212
☆......عرشی کتاب گھر، میر عالم منڈی، حیدر آباد- 09440068759

انتساب

خلفائے ہم شبیہ غوث اعظم
مظہر مخدوم اشرف،
مجدد سلسلۂ عالیہ اشرفیہ۔حضرت علامہ
مولانا سید علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی
المعروف بہ
اعلیٰ حضرت اشرفی میاں

حافظ ملت سلطان الاساتذہ
علامہ مولانا
مفتی عبدالعزیز اشرفی محدث مرادآبادی
و
امام المعقولات
علامہ مولانا مفتی محمد سلیمان اشرفی محدث بھاگلپوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے جو تمام جہانوں کا خالق و مالک ہے۔ بعد حمد خدائے تعالی، بے شمار درود وسلام صاحبِ لولاک، رسول پاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر، ان کے اہل بیت پر اور ان کے محبوب اصحاب وائمۂ شریعت وطریقت پر۔

"**توبہ کا بیان**" امام ابوالقاسم عبدالکریم قشیری (376-465ھ) کی کتاب "مُخْتَصَرٌ فِي التَّوْبَة" کا پہلا اردو ترجمہ ہے۔آپ نے بڑے ہی دل کش اور علمی انداز میں یہ کتاب عربی زبان میں مرتب کی ہے۔موجودہ دور میں اس کی اہمیت وافادیت کا اندازہ لگاتے ہوئے میں نے چاہا کہ یہ کتاب برِّصغیر کے اردوخواں اہل ذوق کی خدمت میں پیش کی جائے۔میری اس خواہش اور اہم علمی ودینی ضرورت کے پیش نظر حضرت مولانا محمد آصف مصباحی نے اس کتاب کا اردو زبان میں انتہائی شستہ، سلیس اور رواں ترجمہ کیا۔

میں ممنون ہوں ادیب اسلام حضرت علامہ مولانا ناظم علی مصباحی مدظلہ العالی (استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور) کا جنھوں نے کتاب پر ایک گراں قدر تقدیم رقم فرما کر اس کی اہمیت کو اجاگر کر دیا اور حضرت علامہ مفتی محمد نسیم مصباحی مدظلہ العالی (استاذ ومفتی جامعہ اشرفیہ، مبارک پور) کا جنھوں نے مترجم کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے اپنی تقریظ سے نوازا۔

الحمدللہ! **اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن** نے اپنے مختصر علمی وتحریکی کارگزاری میں اپنے اشاعتی منصوبوں کے تحت 130 سے زائد علمی، تحقیقی اور تاریخی عنوانات پر کتب ورسائل تیار کر چکی ہے، جس میں مختلف اہم عربی کتب ورسائل کا پہلی بار اردو ترجمہ کرانا بھی شامل ہے۔"**توبہ کا بیان**" فاؤنڈیشن کی 43/ویں اشاعتی پیش کش ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے اس خدمت قلیلہ کو قبول فرمائے، ہر کام کو پائے تکمیل تک پہنچائے، ناشرین واراکین **"اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن"** کو مزید دینی وعلمی خدمت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور احباب اہل سنت کے لیے اس کتاب کو نفع وفیض بخش بنائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

فقیرِ غوثِ جیلاں وسمناں

محمد بشارت علی صدیقی اشرفی

جدہ شریف، حجاز مقدس

۱۴۴۰ھ/ ۲۰۱۹ء

عرض حال

شوال ۱۴۲۹ھ مطابق اکتوبر ۲۰۰۸ء کو گلستانِ علم وفن الجامعۃ الاشرفیہ میں درجۂ اعدادیہ میں میرا داخلہ ہوا۔ رفتہ رفتہ گیارہ سال کا عرصہ گزرنے والا ہے۔ والدین کی شبانہ روز دعاؤں، اساتذۂ کرام کی محنت و کاوش، شفقت و مہربانی اور ان کی ذرہ نوازیوں نے میرے بازووں میں اتنی قوت بخشی کہ میں ترجمہ نگاری جیسے مشکل کام کے لیے قلم اٹھانے کے لائق ہو گیا۔

اس میں شبہ نہیں کہ بہت سے افراد ایسے ہیں جو تصنیف وتالیف اور ترجمہ نگاری میں مہارت رکھنے کے باوجود سرمایہ کی فراوانی نہ ہونے کے سبب ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہتے ہیں۔ ایسے حالات میں محترم جناب مولانا بشارت علی صدیقی اشرفی صاحب (مقیمِ حال، جدہ) نے اس کتاب کی طباعت کا ذمہ اپنے سر لے کر اس مشکل مرحلے کو آسان کیا۔ میں ان کا بہت شکر گزار ہوں۔ استاذِ گرامی، ادیبِ شہیر حضرت علامہ ناظم علی صاحب قبلہ مصباحی نے دورانِ ترجمہ درپیش مشکل کو حل فرمایا۔ اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود اس ترجمے کی تصحیح فرمائی اور ایک معلومات افزا مقدمہ تحریر فرما کر اس رسالے کی قدر و قیمت میں اضافہ فرمایا۔ استاذِ گرامی، ماہر علم میراث حضرت علامہ مفتی محمد نسیم صاحب قبلہ مصباحی نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود بیش قیمت تقریظ زینتِ قرطاس فرما کر اس رسالے کو زینت بخشی۔ میں ان دونوں اساتذۂ کرام کی مقدس بارگاہ میں تشکر و امتنان کا گلدستہ پیش کرتا ہوں۔

اس رسالے کی کمپوزنگ کے لیے عزیز محترم مفتی قمر رضا مصباحی نے اپنے لیپ ٹاپ پر دست درازی کا موقع دینے کے علاوہ بعض مقامات کی کمپوزنگ میں بھی میرا ہاتھ

بتایا۔رفیقِ محترم مولانا احتشام احمد مصباحی نے اس کی پروف ریڈنگ میں میرا ساتھ دیا۔ میں ان دونوں رفقا کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بارگاہِ الٰہی میں دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والدین، اساتذہ، معاونین اور تمام مسلمانوں پر اپنے فضل وکرم بارشیں برسائے اور میری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والتسلیم

محمد آصف مصباحی
شعبۂ اختصاص فی الفقہ سال اخیر
الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ، یو، پی

حالات مصنف

امام ابوالقاسم عبدالکریم قشیری علیہ الرحمۃ

(376-465ھ)

نام ونسب:

آپ کا نام عبدالکریم، کنیت ابوالقاسم اور قشیر بن کعب کی جانب نسبت کی وجہ سے آپ کو قشیری کہا جاتا ہے۔

سلسلۂ نسب:

آپکا سلسلۂ نسب اس طرح ہے: عبدالکریم بن ہوازن بن عبدالملک بن طلحہ بن محمد۔آپ کی والدہ قبیلۂ بنوسلیم سے تعلق رکھتی تھیں۔

تاریخ پیدائش:

ماہ ربیع الاول ۳۷۶ھ کو آپ کی ولادتِ باسعادت ہوئی۔

آپ ایک ثقہ، قابل اعتماد اور شریعت وطریقت کے جامع عالمِ دین تھے۔ وعظ و نصیحت کے فن میں آپ کو یدِ طولیٰ حاصل تھا۔ ۴۴۸ھ میں بغداد کو اپنے قدومِ میمنت سے شرف بخشا۔ وہاں وعظ ونصیحت کی مجلسیں منعقد کیں۔ لطیف اشارات اور پُر مغز خطابات کی وجہ سے بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ آپ کی مجلس کے حاضر باشوں میں شیخ ابواسحاق شیرازی جیسی شخصیات بھی ہوتی تھیں۔ آپ کے گوناگوں اوصاف وکمالات کو دیکھ کر بغداد کے علما بیک زبان پکار اٹھے کہ زمانے نے آپ جیسا عالم نہ دیکھا۔

آپ اصولاً اشعری اور فروعاً شافعی تھے۔ علمِ طریقت کے اسرار ورموز شیخ ابوعلی دقاق اور ابوعبدالرحمن سلمی سے، علمِ فقہ ابوبکر بن محمد طوسی سے اور علمِ کلام ابوبکر بن فورک اور ابو اسحاق اسفرائینی سے حاصل کیے۔

تصنیفات:

آپ نے ''لطائف الإشارات/ تفسیر کبیر'' کے نام سے ایک جامع تفسیر لکھی۔ فنِ تصوف میں ایک کتاب–الرسالة القشيرية تصنیف فرمایا جس میں تصوف کے اصول اور صالحین کی ایک جماعت کے احوال وکوائف مذکور ہیں۔ ان دو تصنیف کے علاوہ آپ کی دیگر تصانیف بھی ہیں جن کا ذکر ابنِ کثیر اور ذہبی نے کیا ہے، کچھ مزید کتب کے نام درج ذیل ہیں:

1- كتاب القلوب الصغير، والكبير.

2-شكاية أحكام السماع.

3-شكاية أهل السنة.

4-ناسخ الحديث ومنسوخه.

5-ديوان شعر.

6-القصيدة الصوفية.

7-الحقائق والرقائق، مخطوط بمكتبة جيستر بيتي (دبلن) أيرلندة رقم 3052.

8-فتوى؛ محررة في ذي القعدة سنة 436 هجرية أوردها السبكي في طبقاته الجزء الثالث.

9-آداب الصوفية، مفقود.

10- كتاب الجواهر، مفقود

11- كتاب المناجاة، مفقود.

12-رسالة ترتيب السلوك، ظهرت مترجمة بالألمانية سنة 1962 م بقلم فرتزماير Fritz Meier بمجلة Oriens. وتوجد مخطوطة بالخزانة الملكية بالرباط.

13-بُلغة القاصد.

14-منثور الخطاب في مشهور الأبواب. مخطوط بالخزانة الملكية بالرباط.

15-المنشور في الكلام على أبواب التصوف. مخطوط بالخزانة الملكية بالرباط.

16-عيون الأجوبة في أصول الأسئلة. مفقود.

17-شرح أسماء الله الحسنى.

18-التحبير في التذكير.

وفات:

ماہ ربیع الآخر ۴۶۵ھ کو نیساپور میں ۸۹ رسال کی عمر گزار کر علم وفضل کا یہ آفتابِ تاباں روپوش ہو گیا اور خلقِ خدا اس کی ضیا بار کرنوں سے ہمیشہ کے لیے محروم ہوگئی۔ آپ کے استاذ شیخ ابو علی دقاق کے پہلو میں آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔

ایک گھوڑا آپ کو تحفے میں ملا تھا جس پر آپ سواری کیا کرتے تھے۔ آپ کی جدائی کے غم میں اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا اور مختصر سی مدت کے بعد وہ بھی آنکھیں بند کر کے ابدی نیند سو گیا۔

(البدایۃ والنہایۃ، ج:۱۲،ص:۱۴۲، تاریخ بغداد، ج:۱۱،ص:۸۳، شذرات الذہب، ج:۳،ص:۳۲۱، طبقات الشافعیۃ، ج:۱،ص:۲۸۳، ۲۸۴)

محمد آصف مصباحی
شعبۂ اختصاص فی الفقہ سال اخیر
الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ، یو، پی

تقریظ جلیل

مفتی محمد نسیم مصباحی
استاذ و مفتی جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِوَلِیِّہٖ وَ الصَّلَاۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَ اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ أَجْمَعِیْنَ

زیرِ نظر کتاب ''مُخْتَصَرٌ فِي التَّوْبَة'' حضرت ابوالقاسم عبدالکریم قشیری علیہ الرحمہ کی تصنیف ہے۔ اس میں توبہ کرنے کے فضائل، شرائط اور آداب بہت تفصیل کے ساتھ درج ہیں۔

یہ کتاب عربی میں ہے۔ عوام کے استفادہ کے لیے عزیزِ گرامی حافظ و قاری مولانا مفتی محمد آصف مصباحی زید مجدہ نے اردو زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ عزیز موصوف نے بہت عمدہ ترجمہ کیا ہے۔ عربی مضامین کو اس طرح اردو میں منتقل کیا ہے کہ تسلسل اور زُورِ بیان باقی ہے۔ مترجم کی محنت قابلِ تحسین اور قابلِ مبارک باد ہے کہ انھوں نے بڑی کاوش اور عرق ریزی سے اس کا ترجمہ کیا ہے۔

عزیزِ موصوف نے ۱۱ر سال اعدادیہ تا فضیلت اور تحقیق فی الفقہ میں داخلہ لے کر جامعہ اشرفیہ میں تعلیم حاصل کی ہے۔ یہ باصلاحیت اور نیک طالبِ علم ہیں۔ ان کے اخلاق و عادات اور نمازِ باجماعت کی پابندی کرنے پر میں ہمیشہ ان سے خوش رہا۔

میری دعا ہے کہ اللہ عزوجل اس محنت کو قبول فرمائے اور عزیزِ موصوف کو دین و اسلام کی خدمت کرنے کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد نسیم مصباحی

خادم الافتا والتدریس، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور

۵ر ربیع الآخر ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۳ر دسمبر ۲۰۱۸ء

تقدیم

مولانا ناظم علی مصباحی

استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ

حَامِداً وَّ مُصَلِّیاً وَّمُسَلِّماً

توبہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں انابت ورجوع کا نام ہے۔ یہ سعادت اسی بندے کو حاصل ہوتی ہے جسے اللہ عزوجل اپنی خاص عنایتوں سے سرفراز فرما کر اپنے قربِ خاص میں جگہ عطا فرمانا چاہتا ہے۔ بندہ جب صدق دل سے اللہ عزوجل کے حضور توبہ کر لیتا ہے اور توبۂ صادقہ کے آثار اس پر ظاہر ہوجاتے ہیں تو وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہوجاتا ہے جےاو اس نے کوئی گناہ ہی نہں ث کیا، جس کے بارے میں حدیث میں فرمایا گیا:

''اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَه''

گناہ سے سچی توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہوجاتا ہے جس کا کوئی گناہ ہی نہیں۔

توبہ کی حقیقت اور اس کے شرائط جن کی رعایت کے ساتھ توبہ کرنے والا انسان گناہوں سے پاک وصاف ہوکر اللہ عزوجل کا محبوب ومقبول اور اطاعت گزار وفرمانبردار بندہ ہوجاتا ہے جس کا خود اللہ عزوجل نے حکم فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا

(التحریم:8:66)

ترجمہ:

اے ایمان والو اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہوجائے قریب ہے کہ تمہارا رب تمہاری برائیاں تم سے اتار دے اور تمہیں باغوں میں لے جائے جن کے نیچے

نہریں بہیں۔اس سلسلے میں حضرت عمر اور دوسرے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا:

توبۂ نصوح وہ ہے کہ توبہ کے بعد آدمی پھر گناہ کی طرف نہ لوٹے جیسے کہ نکلا ہوا دودھ پھر تھن میں واپس نہیں ہوتا۔

حضرت ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سلسلے میں ایک رسالہ تالیف فرمایا۔جس میں توبہ کی حقیقت، اس کے شرائط، توبہ کرنے والے کی صفت، کب تک توبہ قبول ہوتی ہے، قبولِ توبہ کی نشانیاں، مُحِب کی توبہ کا بیان وغیرہ سے متعلق گراں قدر توضیح فرمائی اور عصیاں شعار بندوں کو توبۂ صادقہ کی دعوت بخشی؛ تاکہ اللہ عزوجل کے عصیاں شعار بندے توبۂ صادقہ کے بعد اس کے اطاعت شعار بندے ہوکر اس کے قربِ خاص سے سرفراز ہوں اور اس کی خاص عنایتوں سے شادکام ہوں۔آج جب کہ معاشرہ گناہوں سے آلودہ اور گناہوں کی آماجگاہ بن چکا ہے، انسان گناہوں کی پرواہ نہیں کرتا ہے بلکہ گناہ کو کوئی اہمیت ہی نہیں دیتا، ایسے پُر آشوب اور تاریک ماحول میں اس رسالہ کی اہمیت وافادیت، اس کے مطالعہ اور اس پر عمل کی ضرورت بہت زیادہ ہوجاتی ہے؛ تاکہ گناہوں سے آلودہ معاشرہ پاک وصاف ہوجائے اور آلودۂ معاصیت انسان سچی توبہ کے بعد اللہ عزوجل کا تقویٰ شعار بندہ ہوجائے، اس کے دل میں اللہ عزوجل کا خوف غالب ہو، گناہوں سے نفرت اور نیکیوں کی محبت راسخ ہو۔اس ضرورت واہمیت کو محسوس کرتے ہوئے جامعہ اشرفیہ کے شعبۂ تحقیق فی الفقہ کے گراں قدر فاضل محقق جناب مولانا محمد آصف مصباحی نے سیدنا ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رسالہ ''مُخْتَصَرٌ فِي التَّوْبَة'' کا سلیس ودل نشیں ترجمہ کیا۔مولیٰ عزوجل ان کی اس قلمی کاوش کو قبولِ انام بخشے، مزید قلمی خدمت کی طاقت وقوت بخشے، ان کا مستقبل روشن وتابناک بنائے، انہیں ان کی اس خدمت کا دارین میں بہتر صلہ عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین الکریم علیہ وعلی آلہ وصحبہ ازکی التحیۃ واسمی التسلیم

محمد ناظم علی

خادم جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ

یکم ربیع الآخر ۱۴۴۰ھ مطابق ۹/دسمبر ۲۰۱۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ أَھْلِ الْحَمْدِ وَ الثَّنَاءِ وَالصَّلَاۃُ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْأَنْبِیَاءِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ الْأَصْفِیَاءِ وَأَصْحَابِہٖ الْبَرَرَۃِ الْأَتْقِیَاءِ وَ سَلَّمَ تَسْلِیْماً کَثِیْراً

ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے توبہ، اس کے احکام، صحتِ توبہ کے دلائل اور اس کی نشانیوں کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے راہِ حق کی رہنمائی اور ہدایت و توفیقِ الٰہی کی ہمیشگی کی خاطر اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے ہوئے جواب دیا۔ گناہوں سے بچنے کی طاقت، نیکیاں کرنے کی قوت اور ہر قسم کا احسان اور مہربانی بارگاہ خداوندی ہی سے حاصل ہوتی ہے۔

توبہ کی حقیقت کا بیان:

توبہ لغت میں رجوع اور واپسی کو کہتے ہیں اور اہلِ علم کی زبان میں چند شرائط کے ساتھ حاصل ہونے والی ایک خاص ندامت و شرمندگی کا نام توبہ ہے۔ وہ ندامت و شرمندگی یہ ہے کہ اپنے بُرے کرتوت پر ندامت و پشیمانی کا اظہار کرے؛ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے گناہوں پر اظہارِ ندامت کو لازم کر کے اپنی بارگاہ میں رجوع لانے کو ضروری قرار دیا ہے۔

توبہ کے شرائط:

بندہ اپنے دل میں پختہ ارادہ کرے کہ جو گناہ مجھ سے سرزد ہو گئے ہیں دوبارہ اس قسم کے گناہ نہ کروں گا، مجھ سے جن بُرے افعال کا ارتکاب ہو چکا ہے اب ان کی نحوست سے دور رہوں گا اور جس فعل پر ندامت و شرمندگی ہوئی اس جیسے فعل سے کنارہ کش رہوں گا۔ جو گناہ پہلے کر چکا ہے توبہ کے وقت ان سب سے دور رہے۔ اس فعل سے رجوع کرنا محال

ہے جو وجود میں آنے کے بعد فنا ہو گیا لیکن ندامت رجوع کے قائم مقام ہے اور ایسے گناہ پر اصرار کرنا بھی محال ہے جو وجود میں آنے کے بعد باقی نہ رہے لیکن اس طرح کے فعل پر قادر ہونا اصرار کے قائم مقام ہے۔ یہ تفصیل علم اور عبادت کی تفصیل کے مطابق ہے۔

اہلِ طریقت کے نزدیک ظلم کا لباس اتارنے اور وفاداری کا بستر بچھانے، گناہوں کے سبب آنت کے پگھلنے اور دل کی بھڑکتی ہوئی آگ کا نام توبہ ہے، دل کے نا قابلِ صحت شگاف کا نام توبہ ہے، شرمندگی کے ساتھ ساتھ رہنے والی سوزش کا نام توبہ ہے، افسوس سے لبریز روح کا نام توبہ ہے، اور ندامت کی تکلیف برداشت کر کے مرضِ گناہ کا علاج کرنے کا نام توبہ ہے۔

توبہ کے مزید کچھ شرائط:

خطا کاروں سے کنارہ کش رہنا، نیکو کاروں کی صحبت اختیار کرنا، نافرمانیوں پر مدد کرنے والوں سے دور رہنا، اس کی رفاقت اختیار کرنا جو ظلم و زیادتی کی برائی سے ہمیشگی کی عبرت، تنہائی کے مقامات میں وسعتِ فکر اور حسنِ نصیحت سے سیدھے راستے کی رہنمائی کرے، غیر محرم سے نگاہ بچانا، گندگی سے رازوں کی حفاظت کرنا، چشمِ دل سے غم کا مطالعہ کرنا، عذاب کے خوف سے دل کو معمور رکھنا اس وعید کی وجہ سے جو پہلے ہی بیان کر دی گئی ہے، گناہ کی محبت ترک کر کے اس سے نفرت کرنا، اپنے بُرے اعمال کو یاد رکھنا، زندگی کی جدائی بار بار گناہ کرنے سے زیادہ محبوب ہونا، جسمانی انقلاب آنا، ہمیشہ رنج و ملال میں رہنا، سوزشِ غم پر قابو پانے کے لیے بہت جلد آنسو بہانا، پست آواز ہونا اور خاموش رہنا۔

توبہ کرنے والے کی صفت کا بیان:

توبہ کرنے والا اپنی نافرمانیوں کے سبب خوف زدہ رہتا ہے، اپنے بھائیوں کے سامنے سر جھکائے رہتا ہے، اپنے رب کی طرف لو لگائے رکھتا ہے، اس کا دل پریشان رہتا ہے، اس کی انکساری ظاہر رہتی ہے، اس کی آنکھ بہت جلد پُرنم ہو جاتی ہے، پست کلامی اور کم خوابی کا عادی ہوتا ہے، کھانا کم کھاتا ہے، تنہائی پسند ہوتا ہے، اپنے عہد و پیمان کی خلاف ورزی نہیں کرتا ہے، خلاف ورزی کے عیب سے آگاہ ہوتا ہے اور اس سے چھٹکارا چاہتا

ہے۔اگراسے تلاش کریں گےتوفکرمیں ڈوباہواپائیں گےاوراگراس سےہم کلام ہوں گے توعبرت آموز گفتگوکرنے والا پائیں گے،نہ تواس کی سوزش سکون پذیر ہوتی ہےاور نہ ہی اس کی اشک باری تھمتی ہے،جواسے دیکھتاہےاپنی غفلت سےآگاہ ہوجاتاہےاورجواس کی ہم نشینی اختیار کرتا ہے وہ اپنے گناہ سے توبہ کرلیتا ہے،اس کی ذات خوداپنے ہی نزدیک حقیر،اہلِ وطن کےنزدیک اجنبی اوررب کی بارگاہ میں معزز ہوتی ہے،اس کو بارگاہ الٰہی سے سچی محبت کاانعام حاصل ہے،وہ ایساصحت مندانسان ہےجودیکھنے میں بیمارنظرآتاہےاورایسا مسافرہےجودیکھنے میں اقامت پذیرلگتاہے۔

اشعار کا ترجمہ:

(۱)وہ غمگین ہے، اس کے رنج وغم کا نشان سخت ہوگیا ہے اور وہ گوشۂ تنہائی میں اپنی نافرمانیوں کویادکرکےروتاہے۔

(۲)وہ اپنے دل میں آگ کی لپٹ چھپاکراپنے رب کی خوشنودی کاطلب گارہے۔

(۳)اس کے رخسار پرآنسو بہ گئے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی اور ہرعیب و برائی سے پاک ہے۔

(۴)اسے ایسے آنسوؤں سے دل کے مرض کا علاج کرنے دو جواس کے مرض کا پتہ دے رہے ہیں۔

(۵)اس نے اپنے گناہوں کی کثرت پرغوروفکرکیاتونتیجہ یہ ہواکہ اس کا دل دوسرے اعضا سے جداہوگیا۔

جب تک بندہ تکلیفِ شرعی سے متصف ہے کیا ہمیشہ بار بار ندامت کا اظہار ضروری ہے؟اس کا جواب یہ ہے کہ ندامت وشرمندگی کو برقراررکھناضروری ہے۔جولغزشوں میں پڑااس پرکوتاہیوں کی بھرپائی ضروری ہے۔جس سے لغزش ہوئی وہ گناہ کے دَل دَل میں پھنساپھرجب اسے بخشش کا پروانہ ملااس وقت گناہ کے دَل دَل سے آزاد ہوا۔ جسے گناہ کے دَل دَل میں گرنے کا یقین ہوا سے فوراً گناہ سے جدا ہوجانا چاہیے یہاں تک کہ سکون حاصل ہوجائے اورگزشتہ گناہوں پرآنسوبہاناچاہیے۔گناہوں کو یادکرکےندامت کا اظہار نہ کرنا، گناہوں پر اصرار اورغفلت ہے۔ گناہوں پراصرار کرنا جدائی کی علامت ہے۔

غفلت، فریب کی نشانی ہے اور مہجور (جس کو جدا کر دیا گیا ہو) دھتکارا ہوا ہے اور فریب خوردہ مردود (بھگایا ہوا) ہے۔ گناہ کا مطلب عہد و پیمان کو توڑنا ہے اور گناہ کو یاد کر کے نادم ہونے کا مطلب شرم وحیا کو ترک کر کے نادم ہونا ہے۔

اول (گناہ کا مطلب......) انجامِ کار میں ہلاکت کا پتہ دیتا ہے۔

دوم (گناہ کو یاد......) فوراً گناہ سے جدائی کا پتہ دیتا ہے۔

اشعار کا ترجمہ:

(۱) حیرت و افسوس کے سبب اس کی آنت جل گئی، اس کے اضطراب و بے چینی کے سبب ستارے کی روشنی کم ہوگئی۔

(۲) جب اپنی لغزش پر غور کرتا ہے تو شرم سے پانی پانی ہو جاتا ہے۔

(۳) اے قادرِ مطلق عزوجل! ایسے جوان پر رحم فرما جو خود رفتہ اور بے قابو ہو کر جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

کب تک توبہ قبول ہوتی ہے:

جب تک ایمان بالغیب (بغیر دیکھے ایمان لانا) معتبر ہے اس وقت تک رب تعالیٰ کی بخشش کا انتظار کرو۔ جس نے لوگوں کا مشاہدہ نہیں کیا اس کی امید پوری نہ ہوئی۔ جب تک غیب کا پردہ نہ اٹھے اس وقت تک گناہ سے توبہ کرنا صحیح ہے۔ جو مدہوش نہ ہوا اس کا گناہ پر نادم ہونا صحیح ہے۔ جسے مصیبت لاحق نہ ہوئی اس کے لیے توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوتا ہے۔ جس کی موت کا وقت نہیں آیا خوف اور شرمندگی اس کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ جس کی روح قبض نہیں ہوئی اس کے لیے توبہ کے دروازے کھلے ہیں۔ جس نے غیب کے مشاہدے سے پہلے توبہ کر لیا شریعت نے اس کی بخشش کا فیصلہ کر دیا۔ جس نے گناہ کے حملے سے پہلے رجوع کر لیا وہ محرومی اور ناکامی سے محفوظ رہا۔

اشعار کا ترجمہ:

(۱۔۲) اے وہ شخص جو ہٹ دھرمی کے ساتھ اپنی روش پر قائم ہے اور اسے توبۂ نصوح بھی حاصل نہیں ہے، اپنے طرز رفتار سے باز آ؛ اس لیے کہ جب تک جسم میں جان ہے اس وقت

تک یہ راستہ بڑا کشادہ ہے۔

(۳) تیرا وعدہ جھوٹا ہے اور میرا عہد و پیمان سچا ہے۔

(۴) خوش آمدید ہے ایسے بندے کے لیے جو ہماری بخشش کی جانب مائل ہے۔

اس شخص کی بخشش کا بیان جس کا کوئی فریق ہو:

اگر ایک فریق کو اپنے مال کا کچھ حصہ مل گیا اور باقی مال جو دوسرے فریق نے لیا ہے، اس کے پاس بعینہ موجود ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ مال اس کے مالک کو واپس کر دے، اگر اس کے مالک کو نہ پائے تو اس کے وکیل یا نائب کو دے دے اور اگر یہ بھی مشکل ہو تو قاضی کے حوالے کر دے لیکن اگر مالک نے اپنی حُسنِ رضا سے اس کو بری کر دیا ہو تو واپس کرنا ضروری نہیں۔ اگر مال کا مالک مر گیا تو اس کے ان وارثین کے سپرد کر دے جو اب اس کے مال کے حقدار ہو گئے ہیں۔ اگر لیا ہوا مال ہلاک ہو گیا تو اس مال کی قیمت یا اس جیسا دوسرا مال واپس کرے۔ اگر اس سے عاجز ہے تو ضروری ہے کہ حسبِ قدرت مال کے مالک کو رضامند کرنے کا عزمِ مُصمم کرے اور اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عذر خواہی کرتا رہے، پھر اگر عاجز ہو کر مر گیا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مواخذہ نہیں فرمائے گا بلکہ اس کے فریق کو اپنے فضل و کرم سے راضی فرما دے گا، یا تو اس کے اعمال میں سے کچھ اس کے فریق کو دے کر راضی کرے گا، یا اپنے حُسنِ احسان کے ذریعہ اس کے دل کو راضی کرے گا۔ جو اپنے بھائی کے خون کا قصاص لینا چاہے اس کو قصاص اسی وقت حاصل ہو گا جب مطالبہ کے ذریعہ اس کو کامل طور پر حاصل کرنے پر قادر ہو۔ اگر کسی نے دوسرے کی عیب جوئی کی یا اس کی غیبت کی یا اس طرح کی اور کوئی حرکت کی تو اس کو راضی کرنا ضروری ہے اور اگر راضی کرنا مشکل ہو تو پسِ پُشت اس کے لیے مغفرت طلب کرے اور دعائے خیر کرے۔

اشعار کا ترجمہ:

(۱) نوجوان کے لیے سب سے بڑی رکاوٹ اس کا فریق ہے۔ بربادی ہے اس کے لیے جس کا کوئی فریق ہو۔

(۲) فی الحال اس کو رب سے غافل رکھتا ہے۔ آج وہ نقصان کا باعث ہے اور کل رنج و غم کا

سبب ہوگا۔

(۳) اگر میں تیری حسین معافی کی صداقت جان لوں گا تو تیرے ذمہ مخلوق کا کوئی حق باقی نہ رہنے دوں گا۔

(۴) اور اگر خواہشِ نفس کے متعلق تیرا عہد و پیمان صحیح اور سچا ہے تو اپنے لیے ہماری محبت کو خالص اور سچی پائے گا۔

ایک گناہ سے توبہ کرکے دوسرا گناہ کرتے رہنا، کیا ایسی توبہ صحیح ہے؟

جو شخص مختلف انواع واقسام کے گناہ میں گرفتار ہوا، وہ اگر بعض گناہ سے توبہ کرے تو اس کی توبہ قابل قبول ہے، اگرچہ بعض دوسرے گناہوں میں ملوث رہے، اگرچہ اس کا ارتکابِ جرم، قبیح ہے لیکن ترکِ جرم کا اعتراف کرنا حسین ہے۔ جس کے ذمہ چند حقوق ہوں تو بعض حقوق کو ادا کرنا صحیح ہے، اگرچہ بعض کا تقاضا باقی رہے گا، اور جس کے تمام گناہ فضل الٰہی سے چھپ گئے تو ان سے کوئی آگاہ نہیں ہوسکتا، اگرچہ کوئی لغزش اپنی طوالت کے سبب آگاہی کا تقاضا کرے۔

اشعار کا ترجمہ:

(۱) اگر خواہش کے اقتدار میں تیرا ایک لمحہ بھی اچھا گزرا تو اس لمحے کے بعد تیرا ہر گناہ معاف ہوجائے گا۔

(۲) اور کون ایسا دوست ہے جس سے لغزش نہ ہوئی ہو لیکن ہم اپنے فضل وکرم سے پردہ پوشی کرتے ہیں۔

اس شخص کی توبہ صحیح ہے جو گزشتہ گناہ کے مثل سے عاجز ہو:

جس نے نافرمانیوں پر سچی ندامت کا اظہار کیا؛ حسنِ مغفرت کے ساتھ اس کی عزت وشرافت واجب ہے۔ جس شخص کو گزشتہ فعل کے مثل کو کرنے کا موقع فراہم ہوا یا نہ ہوا

اس نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان جان لیا کہ میری رحمت سے نا امید مت ہونا اور ندامت و شرمندگی کے بعد گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ جو بندہ تکلیفِ شرعی کا مُکلف ہے اور جس کے لیے توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوا ہے اس کو توبہ کرنے میں جلد بازی سے کام لینا چاہیے۔ جب توبہ کی مقبولیت بندے کا حقِ ثابت نہیں بلکہ محض فضلِ الٰہی ہے۔ اور توبہ کے متعلق حدیث بھی وارد ہوئی ہے۔ تو توبہ کے عاجز ہونے کی وجہ سے اس پر یقین رکھنا اور شریعت کی پیروی کرتے ہوئے توبہ کی مخالفت سے باز رہنا لازمی اور ضروری ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ملا ہوا اعزاز و اکرام ہے۔

اشعار کا ترجمہ:

(۱۔۲) لایعنی باتوں کی تاریکیوں میں ڈوب کر تیری عمر کا پاکیزہ حصہ گزر گیا۔ یہاں تک کہ جب طاقت وقوت ختم ہوگئی، ضعف طاری ہو گیا اور بڑھاپے نے بیٹھنے پر مجبور کر دیا۔

(۳) تو اس سلسلے میں تو ہماری بارگاہ میں رجوع لایا جبکہ تو قسم قسم کی ندامت و شرمندگی سے لبریز ہے۔

(۴) اب تو میرے نزدیک رضا کی منزل تک پہنچ گیا ہے اور ہم نے تیری تمام خطائیں بخش دیں۔

(۵۔۶) اے اپنی بے راہ روی اور سرکشی کے بعد توبہ کرنے والے! اس تعلق کی جانب واپس آؤ جو ہمارے درمیان قائم ہے؛ اس لیے کہ بندے کی قدر و قیمت اس کے ایمان کی وجہ سے ہے۔

قبولِ توبہ کی نشانیوں کا بیان

جس نے اپنی ضد اور اصرار کی گرہ کشائی کی، اظہار ندامت کے فریضہ پر کار بند رہا اور اس ذمہ داری کا احساس بھی رہا، اپنے بُرے کاموں میں دوبارہ ملوث نہ ہوا اور اپنی حُسنِ سیرت کی نگہداشت کرتا رہا تو یہ سب باتیں اس کی توبہ کے قبول ہونے کی دلیل ہیں بشرط کہ وہ مذکورہ باتوں کی پابندی تاحیات کرتا رہے۔ ہمیشہ رنج و غم میں ڈوبے رہنا توبہ کی قبولیت کی علامت ہے۔ منہدم شدہ افعال کے ارکان کی تعمیر، گزشتہ خصلتوں اور عادتوں کی بخشش کی

نشانی ہے۔تمام شرائط کے ساتھ توبہ کرنا گناہ کے معاف ہونے کی دلیل ہے اور ہمیشہ حُزن و ملال سے معمور رہنا قبولیتِ توبہ کی سالمیت کی دلیل ہے۔

اشعار کا ترجمہ:

(۱) اگر ہمارے پاس تیری معافی کا کوئی راستہ ہوتا تو ہم اس راستے کو کھول دیتے جو وصال کی راہ ہموار کر دیتا۔

(۲) اور اگر تو نے محبت کے سلسلے میں کسی ذمہ دار کا قصد کیا تو تیرے لیے وہ چیز کافی ہے جس کی پختہ کاری کا تجھے علم ہے۔

جس نے دوبارہ گناہ کر کے اپنی توبہ توڑ دی، اس کی گزشتہ حالت کا حکم برقرار رہے گا اور اس کی توبہ کا معاملہ مشیتِ خداوندی پر موقوف ہوگا۔ اگر وہ چاہے تو اپنے فضل سے بخش دے اور اگر چاہے تو اپنے عدل سے مواخذہ فرمائے۔ جو ابتدائی حالات میں اپنی توبہ پر ثابت قدم نہ رہا، اس کے متعلق گزشتہ زمانے میں کسی حکم کا قطعی فیصلہ نہ کیا جائے گا۔ جس نے ندامت و شرمندگی پر مداومت نہیں برتی، اس کے گزشتہ اعمال میں توقف کرنا واجب ہے۔ جو دوبارہ نافرمانی میں لگ گیا، اس کی بخشش کا قول کرنا ناجائز ہے۔ جسے تا حیات ندامت کا احساس نہ رہا، اس کے گزشتہ گناہوں کی بخشش کا فیصلہ نہ کیا جائے گا۔

اشعار کا ترجمہ:

(۱) کچھ ایسے افراد ہیں جو ایک زمانے تک نافرمانیوں میں ڈوبے رہے پھر شرمندگی کی وجہ سے نافرمانیوں سے باز آئے تو ہم نے فرمایا: خوش آمدید۔

(۲) پھر جب ہم نے بظاہر ان کی تکلیف دور کر دی تو انہوں نے دوبارہ گناہ کرنے کا راستہ ہموار کر لیا۔

(۳) انہیں تکلیف سے چھٹکارا مل گیا اس حق کی وجہ سے جو ہمارے درمیان تھا باقی حکم اپنی حالت پر ہے جب تک ہوائیں چلتی رہیں گی۔

اس شخص کا بیان جس نے ایک بار توبہ شکنی کرکے دوبارہ توبہ کی:

جس نے توبہ کر کے اس کو توڑ دیا پھر توبہ شکنی پر ندامت کا اظہار کیا، تو دوسری اور تیسری بار اس کی توبہ قبول ہوگی اور وہ نئ تنہائی کا سامنا کرے گا۔ اگر توبہ کرنے والا توبہ شکنی کے سلسلے میں اپنی عزت وعظمت کو پامال کر کے ہمارے عذاب کا مستحق ہو گیا، تو توبہ شکنی سے رجوع کرنے کے سلسلے میں اس کی بے انتہا عزت ووقار کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اسے اپنا قُرب عطا فرمائیں۔ اگر اس کی توبہ شکنی سے اس کی قلتِ حیا ظاہر ہوئی تو اس کی حسین واپسی سے اسکی بیدار وفا شعاری واضح ہوگئ اور اگر تنہائی میں اس کی کوئی بُری عادت تھی جس نے اس کی دوری بڑھادی تو اب اس میں حق کی لگام لگ گئ ہے جس نے اس کی بلندی میں اضافہ کردیا۔

اشعار کا ترجمہ:

(۱۔۲) اے مجھے عزت بخشنے والی ذات میری توبہ کے سلسلے میں اور مجھے مہلت دینے والی ذات توبہ سے منھ پھیرنے کے سلسلے میں، احسان فرما ایسے نوجوان کی توبہ قبول فرما کر جو تیرے احسان کا حق ادا نہیں کرسکتا۔

(۳) اگر تو نے اس کو اپنی بخشش کا پروانا عطا کر دیا تو تو نے اس کی ذات سے اختلاف کا ہاتھ اٹھادیا۔

اس توبہ کا بیان جس سے توبہ کرنا لازمی ہے:

جس نے گزشتہ گناہوں کے بعد سچی ندامت وشرمندگی کا اظہار کیا اس کی توبہ صحیح ہے بشرطیکہ گزشتہ لغزشوں سے آگاہ ہو اور شجرِ توبہ کے لیے اس کی مٹی خوش گوار ہے۔ جب وہ تقدیر پر نگاہ رکھ کر قسمت اور اختیار کا بغور مطالعہ کرتا ہے تو اس کو معلوم ہوتا ہے کہ روزِ ازل کا حتمی اور یقینی فیصلہ عمل کی اچھائی اور گناہوں کی برائی کے مزاحم اور مخالف نہیں ہوتا ہے، اور اس وقت وہ توبہ کے نظریے سے توبہ کرنا فرض سمجھتا ہے اور اعمال کے ذریعہ نجات پانے کو توحید کے خلاف گمان کرتا ہے۔ اس بات کا علم کہ روزِ ازل سے اللہ تعالیٰ نے توبہ کو اختیار فرمالیا

ہے،توبہ کے مطالعہ اوراس کی واقفیت سے توبہ کرنے کوضروری قرار دیتا ہے۔جس نے اپنی توبہ کا بدلہ چاہا یا اس کے عوض عزت کا خواہاں ہوا، اس کی توبہ،توبہ کی محتاج ہے اور اربابِ بصیرت کے نزدیک اس کی حجت واضح ہے۔

اشعار کا ترجمہ:

(۱) جب میں نے اپنی توبہ کے بدلے نجات کا گمان کیا تو یہ گمان ہی سب سے بڑی خطا ہے۔

(۲۔۳) میں نے جو تبدیلی اور آمیزش کا فساد بیان کیا،اس کے سبب میں نے توبہ سے کہا: میرا گمان یہ تھا کہ کل میں تیری وجہ سے نجات پاؤں گا۔اے میری توبہ! تو توبہ سے توبہ کر۔

مُحِبّین کی توبہ کا بیان

کبھی کبھی محبت کرنے والے کوسخت آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ایسے موڑ پر وہ جن حالت سے دوچار ہوتا ہے ان کو برداشت کرنے کی قوت اس کے اندر باقی نہیں رہتی اور جن پریشانیوں کا سامنا کرتا ہے ان کو برداشت کرنے کی تاب ختم ہوجاتی ہے۔اس وقت اسے خیال آتا ہے کہ محبت سے توبہ کر کے سخت ترین آزمائش سے چھٹکارا حاصل کرلیا جائے لیکن اس کا یہ خیال غلط ہے اور محبت میں ناکامی ہے؛ اس لیے کہ اس نے کشادگی چاہی، موقع کا انتظار کیا اور چھٹکارا کی خواہش کی، جب کہ یہ تمام باتیں محبت کے تقاضے کو پورا نہ کرنے کی علامت اور مصائبِ رنج وغم کے تقاضے سے کوتاہ ہونے کی نشانی ہے بلکہ محبت اس پر غالب آجاتی ہے اور دل اس کی غیر مستقل مزاجی کے سامنے سرِ تسلیم خم کردیتا ہے۔کوئی چیز اس محبت سے بدنُما نہیں جو خواہشِ نفس کے تابع فرمان ہو اور محبوب کے حکم کی وجہ سے اپنا مقصد ترک کردے لیکن بعد میں اپنی بخشش واپس لے لے اور اپنے حق و مقصد کو محبوب کے حق پر مقدم رکھے، ان اوصاف کے حامل محبت کے دعوے دار کو درحقیقت مُحبین کے درمیان رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور یہی شخص غیر خالص مشروب کو خالص مشروب سے بدلنے والا ہے۔

اشعار کا ترجمہ:

(۱) جو شخص محبت کے معاملے سے تائب ہوگیا اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول نہ فرمائے گا۔
(۲) تو نے محبت کے معاملے سے توبہ کرلیا، تعجب ہے ایسی توبہ پر جو گناہ سے زیادہ بُری ہو۔

کبھی محبوب کا جمال مُحِب پر غالب آجاتا ہے تو مُحِب سے غیرت کے احکام کا مطالبہ کرتا ہے اور یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ اس کے جمال کو دُزدیدہ نگاہی اور نظر بلکہ ذہنی تصور اور وہم وخیال سے محفوظ رکھے، یا محبوب کا جلال مُحِب سے اس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ مُحِب بھی محبوب کے ساتھ اپنے آپ کو چھوڑ دے اور اپنے دوستوں کے وجود پر نظر نہ رکھے تاکہ محبوب کا پورا حق ادا ہوجائے مثلا: اس کے حقوق کی بجا آوری کرے اور محبوب کے فراق و جدائی، قہر وغضب اور رکاوٹ وممانعت میں اس کی مراد کو اپنی مراد پر ترجیح دے۔ اس کے بعد وہ یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ ہر مقصد کی طلب پر توبہ کرنا ضروری ہے۔ احکامِ حبیب کے سامنے بغیر کسی تقاضے کے خاموشی کی نیت کرتا ہے، پھر اس پر جذبۂ اشتیاق طاری ہوجاتا ہے اور غمِ دل سوز غالب آجاتا ہے؛ اس لیے وہ اپنے ارادے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے سے قاصر اور اپنے مقصد اور صبر ورضا کو پانے میں ناکام ہوجاتا ہے جو اس کا مطمحِ نظر تھا۔ تعجب ہے ایسے محبت کرنے والے پر جو اس حالت میں گرفتار ہو اور اس پر اس قدر سختی ہے جس میں نہ کچھ راحت ہے اور نہ ہی چھٹکارے کا کوئی راستہ، اگر اس نے توبہ کرکے اس کی حفاظت کی تو اسے ملامت کا سامنا کرنا ہوگا اور اگر توبہ شکنی کی تو اس پر بدعہدی اور ایسی پُرآزما وانعام بخش حالت کو ضائع کرنے کا الزام عائد ہوگا۔

اشعار کا ترجمہ:

(۱) جب میں زبان شکایت دراز نہیں کرتا تو آپ کہتے ہیں کہ مجھے تنگ کردیا ہے۔ آپ کو کیا ہوا کہ آپ روتے نہیں ہیں؟ کیا آپ کا دل پتھر کا ہے؟
(۲) اگر میری آنکھیں پُرنَم ہوں تو آپ کہیں گے کہ مجھے مشہور کردیا، میرا رازِ سربستہ فاش کردیا اور میرے معاملے کی خبر دوسروں تک پہنچا دی۔
(۳) اگر میں کہوں: کیا میرے لیے آپ کی محبت میں کامیاب ہونے کی کوئی تدبیر ہے، تو آپ کہیں گے کہ ہاں! بے وقعتی اور تکلیف پر صبر کرنا۔

(۴) اور اگر میں کہوں: کیا میرے لیے میرے گناہوں سے توبہ کا کوئی راستہ ہے؟ تو آپ کہیں گے کہ ہاں! تاحشر رنج وغم سے معمور رہنا۔

ایسی حالت میں مُحِب کی توبہ کا محفوظ ہونا بہتر ہے اور توبہ کو چھوڑنا اچھا نہیں۔ خواہش نفس کے معاملے میں ملامت کی زبان لذیذ ہوتی ہے۔ مُحِبّین کی روحیں ملامت کی گرفت سے بے ہوش ہوتی ہیں۔ دوستوں کے حالات میں سے سب سے عمدہ حالت، ترتیب کے حالات کا ناکام ہونا اور ملامت کی پرواہ نہ کرنا ہے۔ مُحِب کے ہوش میں آنے کی امید نہیں ہوتی ہے اور اس کے اندر اپنے بوجھ کو برداشت کرنے کی طاقت بھی نہیں ہوتی ہے؛ اس لیے وہ اپنی حالت سے رجوع نہیں کرتا ہے اور نہ ہی اپنی دست برداری کا قائل ہوتا ہے۔

اشعار کا ترجمہ:

(۱) اے وہ شخص جو مجھے اچھی اچھی نصیحتیں کرتا ہے! تیری خواہش ہے کہ میں اس کی محبت سے باز آجاؤں۔

(۲) (میں دعا گو ہوں کہ) بروزِ حشر اللہ تعالیٰ میری پسلیوں کو اس کی محبت کے ساتھ جمع فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کی حسن توفیق سے توبہ کے احکام کا بیان مکمل ہوا۔

صلاۃ وسلام نازل ہو محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل واولاد پر۔

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن،

حیدرآباد دکن

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن-
ایک مختصر تعارف

رجب المرجب 1431 ہجری/ جون 2010ء میں مدینۃ الاولیاء حیدرآباد دکن میں **اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن** کا قیام عمل میں آیا۔ بانی ادارہ، بشارت علی صدیقی اشرفی کی تحریک، محنت وکاوش کے زیر اہتمام ادارہ علمی و تحقیقی کام کررہا ہے، بے شمار نوادرات اہل سنت پر کام ہورہا ہے، نیز اکابرین آئمہ دین کے کئی ایک علمی کتب کا عربی سے اردو میں پہلی بار ترجمہ کروایا گیا ہے۔

ادارے کے چار اہم شعبے ہیں:

1-شعبہ تراجم کتب (عربی سے اردو)
2-شعبہ تصنیف وتالیف (جدید عنوانات پر)
3-شعبہ نوادرات اہل سنت (کتب اسلاف ہند)
4-شعبہ کتب محدث اعظم ہند و شیخ الاسلام کچھوچھوی۔

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن زیر اہتمام ہونے والے علمی کام

1- شعبہ تراجم کتب (عربی سے اردو)

کُتب امام ابن ابی دنیا (م:281ھ):

1-''**اخلاص وحسن نیت**'' (کتاب الإخلاص والنیۃ)؛ مترجم: مولانا حسان رضا مصباحی
2-''**رضاوقضا**'' (الرضا عن اللہ بقضائہ)؛ مترجم: مولانا روشن رضا مصباحی۔
3-''**بردباری کی فضیلت**'' (کتاب الحلم)؛ مترجم: مولانا ظہیرالدین مصباحی۔
4-''**اللہ پر بھروسہ کریں**'' (التوکل علی اللہ عزوجل)؛ مترجم: مولانا اظہر علی علیمی۔
5-''**عقل اوراس کی فضیلت**'' (کتاب العقل وفضلہ)؛ مترجم: مولانا شمس تبریز اشرفی علیمی۔

6- ''تقویٰ اور اہلِ تقویٰ'' (کتاب الورع) مترجم: مولانا محمد حفیظ الرحمٰن مصباحی۔
7- ''یقین اور اہلِ یقین'' (کتاب الیقین) مترجم: محمد نجم الدین مصباحی۔
8- ''مقبول دعا والے'' (کتاب مجابی الدعوۃ) مولانا محمد روشن رضا مصباحی۔
9- ''شیطان کا مکر وفریب اور اس کا علاج'' (مکائد الشیطان)؛ مترجم: مولانا محمد کہف الوری رضوی مصباحی۔

کُتب امام سلمی شافعی (م:412ھ):

1- ''اربعین تصوف'' (کتاب الاربعین فی التصوف)؛ مترجم: علامہ عبد المالک مصباحی
2- ''نفس کی برائیاں'' (عیوب النفس)؛ مترجم: مولانا سراج احمد قادری مصباحی۔
3- ''آدابِ زندگی'' (آداب الصحبہ وحسن العشرۃ)؛ مترجم: مولانا رئیس اختر مصباحی

کُتب امام ابو القاسم عبد الکریم قشیری (م:465ھ)

1- ''توبہ کا بیان'' (مُخْتَصَرٌ فِي التَّوْبَة)؛ مترجم: مولانا آصف مصباحی۔
2- کتاب منثور الخطاب فی مشهور الابواب؛ مترجم: مولانا آصف مصباحی۔
3- ''معراجِ رسول'' (کتاب المعراج) مترجم: مولانا محمد ذیشان یوسف مصباحی۔

کُتب امام ابن رجب حنبلی (م:795ھ):

1- ''اہلِ شریعت وطریقت کی پہچان'' (کشف الکربۃ فی وصف اهل الغربۃ)؛ مترجم: مولانا مفتی عبد الخبیر اشرفی مصباحی۔
2- ''توحید اور کلمۂ اخلاص'' (تحقیق کلمۃ الاخلاص)؛ مترجم: مولانا حفیظ الرحمن مصباحی
3- ''حرصِ جاہ ومال'' (ذم المال والجاہ)؛ مترجم: مولانا آصف مصباحی۔

کُتب امام جلال الدین سیوطی شافعی (م:911ھ):

1- ''معجزہ ردِ شمس تحقیق کے آئینے میں'' (کشف اللبس فی حدیث رد الشمس)؛ مترجم: مفتی رضا الحق اشرفی مصباحی۔
2- ''افضلیت صدیق اکبر'' (الحبل الوثیق فی نصرۃ الصدیق)؛ مترجم: مولانا عارف منظری مداری ازہری۔

3-”فضائل سیدہ فاطمہ“(الثغور البا سمہ فی فضائل الفاطمہ)؛مترجم:مولانا محمد شمشاد عالم مصباحی۔

4-”ہمارا نام مسلمان کیوں؟“(اتمام النعمة فی اختصاص الاسلام بھٰذہ الامة)؛مترجم: مولانا احمد رضا مصباحی-

5-”مقامات اولیاء اللہ“(الخبر الدال علی وجود القطب و الاوتاد والنجباء والابدال)؛ مترجم:مولانا عارف منظری مداری ازہری-

6-”صلوٰۃ وُسطیٰ کی تحقیق“(الید البسطی فی تعین الصلاۃ الوسطی)؛مترجم:مولانا غوث رضا برکاتی مصباحی-

7-”فضائل ذکر وذاکرین“(اعمال الفکر فی فضل الذکر، نتیجة الفکر فی الجھر بالذکر، الدر المنظم فی الاسم الاعظم)؛مترجم:مفتی رضا الحق اشرفی مصباحی-

8-”رزق میں برکت کے نبوی وظائف“(حصول الرفق باصول الرزق)؛ مترجم: فضیلة الاستاذ مفتی اعجاز احمد قادری-

9-”دعائیں کیسے قبول ہوں؟“(سھام الاصابة فی دعوات المستجابة)؛ مترجم: فضیلة الاستاذ مفتی اعجاز احمد قادری-

10-”عمر بڑہانے کے نبوی وظائف“(افادة الخبر بنصه فی زیادة العمر و نقصه)؛ مترجم:مولانا غوث رضا برکاتی مصباحی-

11-”مبارک بادی دینے کے اصول و طریقے“(وصول الامانی با صول التھانی)؛ مترجم:مولانا غوث رضا برکاتی مصباحی-

12-”سنت کی اہمیت“(مفتاح الجنة غی الاعتصام بالسنة)؛مترجم:مولانا مفتی عبد الخبیر اشرفی مصباحی۔

13-”معراج نبوی“(الآیة الکبری فی شرح قصة الاسرا)؛مترجم:مولانا اسرار الحق مصباحی۔

کتب امام ملا علی قاری حنفی (م:1014ھ):

1-”اربعین احادیث قدسی“(الأحادیث القدسیة الأربعینیة)؛مترجم: مولانا افضل حسین اشرفی مصباحی۔

2-''حیاتِ خضر علیہ السلام'' (الحَذَرُ فی امر الخَضِر)؛مترجم: مولانا محمد گلریز رضا مصباحی۔
3-''خوفِ خاتمہ'' (المقدمة السالمة فی خوف الخاتمة)؛مترجم: مولانا رئیس اختر مصباحی
4-''غیبت کی خرابیاں'' (تطهير العيبة من دنس الغيبة)؛مترجم: مولانا محمد شمشاد عالم مصباحی۔

کُتب دیگر ائمہ:

1-''ایمان کی شاخیں'' (شعب الایمان)۔امام ابن کثیر؛مترجم: ڈاکٹر حامد علی علیمی۔
2-''بدفعلی کا وبال'' (ذم اللواط)۔امام آجری؛مترجم: مولانا سراج احمد قادری مصباحی۔
3-''فتنوں کے زمانے میں مسلمان'' (المسلمون فی زمان الفتن كما اخبر رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)-امام عبدالغنی بن اسماعیل نابلسی؛مترجم: مولانا محمد سلطان احمد مصباحی۔
4-''میلادِ نور'' (المَوَارِدُ الهَنِيَّة فِي مَوْلِدِ خَيْرِ البَرِيَّة صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)-امام نور الدین علی بن احمد سمہودی؛مترجم: مولانا مفتی ابومحمد اعجاز احمد قادری-
5-''امام مھدی ۔ زمانۂ ظہور اور علامات'' (القول المختصر فی علامات المهدی المنتظر)-امام حافظ ابن حجر مکی شافعی؛مترجم: مولانا محمد سراج الدین قادری مصباحی۔
6-''راہِ معرفت'' (منهاج العارفين)- حجۃ الاسلام امام محمد غزالی؛مترجم: مولانا محمد ذیشان یوسف مصباحی۔
7-''روایتِ صحابہ از تابعین'' (نزهة السامعين فی رواية الصحابة عن التابعين)- حافظ ابو الفضل شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی؛مترجم: مولانا محمد عالمگیر مصباحی۔
8-''سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' (اَلْغُرَرُ وَالدُّرَرُ فِي سِيْرَةِ خَيْرِ البَشَرِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)-امام عز الدین محمد ابن جماعۃ؛مترجم: فضیلۃ الاستاذ مفتی اعجاز احمد قادری-
9-''دینی محبت'' (المتحابين فی الله)-امام ابن قدامہ مقدسی حنبلی؛مترجم: مولانا محمد رجب علی قادری مصباحی-
10-''بخشش کے بہانے'' (اَلْخِصَالُ الْمُكَفِّرَة لِلذُّنُوبِ الْمُتَقَدِّمَةِ وَالْمُتَأَخِّرَة)- حافظ ابو الفضل شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی؛مترجم: ڈاکٹر حامد علی علیمی۔
11-''علامات امام مھدی'' (البرهان فی علامات مهدی آخر الزمان)-امام علاء الدین علی المتقی چشتی قادری برھانپوری ھندی؛مترجم: مولانا محمد اظہار النبی حسینی مصباحی-

12-''گناہ کی اَقسام اور اُن کے اَحکام''(شَرْحُ الرِّسَالَۃِ فِی بَیَانِ الْکَبَائِرِ وَالصَّغَائِرِ مِنَ الذُّنُوْبِ)-امام شیخ محقق ابراھیم بن نجیم مصری حنفی؛ مترجم: ڈاکٹر حامد علی علیمی۔

13-''مقامات غوثیت وقطبیت''(اجابۃ الغوث ببیان حال النقباء والنجباء والاوتاد والابدال والغوث)-امام سید ابن عابدین حنفی شامی؛

14-''مناقب معروف کرخی''-مؤلف: امام عبدالرحمٰن بن علی بن جوزی حنبلی (م:۵۹۷ھ)؛ ترجمہ، تقدیم وتحشیہ: مولانا شبیر حسین ازہری-

2-شعبہ تصنیف وتالیف (جدید عنوانات پر)

1-''اے ابن آدم!''[ایمان افروز نصیحتوں پر مشتمل 52 احادیث وآثار کا مجموعہ جس میں مومنین کو یاابن آدم! کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے]؛ مرتب: محمد بشارت علی صدیقی اشرفی-

2-''فضائل استغفار''[70 احادیث وآثار کا مجموعہ جس میں استغفار کے فضائل وثمرات کی تفصیل دی گئی ہیں]؛ مرتب: محمد بشارت علی صدیقی اشرفی-

3-''قرآن کے اقتصادی اعجاز کا جائزہ''- تالیف: ڈاکٹر انوار احمد خان بغدادی (پرنسپل دارالعلوم علیمیہ نسواں، جمدا شاہی، بستی، یوپی انڈیا)

4-''حیات مخدوم العالم''[مخدوم العالم، قطب بنگال، گنج نبات، مرشد مخدوم اشرف سمنانی، حضرت شیخ علاء الحق والدین پنڈوی بنگالی علیہ الرحمہ پر بزبان اردو پہلی تفصیلی تحقیقی سوانحی کتاب]-تصنیف: علامہ مولانا مفتی عبدالخبیر اشرفی مصباحی-

5-''ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی (۷۶۱-۸۴۹ھ)''[غوث العالم سید مخدوم اشرف جہاں گیر سمنانی علیہ الرحمہ کے نامور خلیفہ پر اولین تحقیقی سوانحی کتاب]؛ مؤلف: علامہ مولانا ساجد علی مصباحی (استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی)

6-''آئینۂ ہندوستان شیخ اخی سراج الدین عثمان-احوال وآثار''[مصنف ہدایۃ النحو، خلیفۂ سلطان المشائخ نظام الدین اولیا، بانی سلسلہ سراجیہ، مرشد مخدوم العالم شیخ علاء الحق پنڈوی، آئینۂ ہندوستان شیخ اخی سراج الدین عثمان علیہ الرحمہ کی حیات وخدمات پر اولین تحقیقی کتاب]-تصنیف: علامہ مولانا مفتی عبدالخبیر اشرفی مصباحی-

7-''قندیل معرفت''[مرید چراغ دہلی، خلیفہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت، مربی شیخ مخدوم

سارنگ و شیخ مخدوم مینا لکھنوی ۔ قطب و مخدوم لکھنو ۔ حاجی الحرمین مخدوم شیخ قوام الدین عباسی چشتی لکھنوی کی حیات، خدمات اور ملفوظات پر اولین تحقیقی و تاریخی کتاب ۔] مؤلف: مولانا سید نور محمد لکھنوی مصباحی علیمی ۔

8-سید سلیمان اشرف ۔ احوال و آثار [حضرت پروفیسر سید سلیمان اشرف بہاری، (سابق استاذ علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی) کے حیات، خدمات اور افکار پر پہلا مجموعہ مقالات] ؛ مرتب: سید قمر الاسلام ۔

9-تحریک استشراق ؛ ماضی، حال، مستقبل: مؤلف: علامہ مولانا کمال احمد علیمی نظامی ۔

10-شیخ جلال الدین تبریزی سہروردی ۔ احوال و آثار [خطۂ بنگال کے اولین داعی اسلام و اِمام طریقت، خلیفۂ شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی، مصاحب غوث زماں بہاء الدین زکریا ملتانی و قطب الدین بختیار کاکی ---اِمام الصوفیہ، شیخ الاسلام حضرت شیخ جلال الدین تبریزی سہروردی علیہ الرحمہ پر ایک تفصیلی، تاریخی و تحقیقی سوانحی کتاب] ؛ تصنیف: علامہ مولانا مفتی عبد الخبیر اشرفی مصباحی-

11-رسائل وحدۃ الوجود [مسئلۂ وحدۃ الوجود پر بلند پایہ تحقیقی رسائل کا مجموعہ؛ الروض المجود فی تحقیق الوجود- امام علامہ فضل حق چشتی خیر آبادی/ انوار اللہ الودود فی مسئلۃ وحدۃ الوجود-شیخ الاسلام علامہ مولانا شاہ انوار اللہ فاروقی حیدر آبادی/ القول المسعو د المحمود فی مسئلۃ الوحدۃ الوجود- اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی/ وحدت الوجود- محدث اعظم ہند علامہ سید محمد محدث کچھوچھوی / وحدۃ الوجود کیا ہے؟ غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی/ مع اشاریہ کتب، رسائل و مقالات بر شیخ اکبر محی الدین ابن عربی و وحدۃ الوجود] ؛ مرتب: محمد بشارت علی صدیقی اشرفی ۔

12-خانوادۂ اشرفیہ و رضویہ-تعلقات و روابط ؛ تصنیف: علامہ مفتی عبد الخبیر اشرفی مصباحی-

13-ارشادات مخدوم العالم شیخ علاء الحق پنڈوی [مرشد غوث العالم مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی، مرید و خلیفہ مصنف ہدایت النحو آئینہ ہندوستان اخی سراج الدین عثمان، والد گرامی و مرشد سامی شیخ احمد نور قطب عالم پنڈوی، مخدوم العالم شیخ عمر علاء الحق پنڈوی کے اقوال و ارشادات کا مجموعہ] ؛ جمع و ترتیب مع تشریح و توضیح: علامہ مفتی عبد الخبیر اشرفی مصباحی-

14-خصائص فتاوی رضویہ ؛ تصنیف: علامہ مفتی کمال الدین اشرفی مصباحی-

3-شعبہ نوادرات اہل سنت (کتب اسلاف ہند)

1-"**عظمت اہل بیت اطہار**" (الکلام المقبول فی طہارۃ نسب الرسول)-حکیم الامت مفتی احمد یارخان اشرفی نعیمی بدایونی؛تخریج وتحقیق: بشارت علی صدیقی اشرفی-

2-"**رحمت خدابوسیلہ اولیا**"-حکیم الامت مفتی احمد یارخان اشرفی نعیمی بدایونی؛تخریج وتحقیق: بشارت علی صدیقی اشرفی-

3-"**داڑھی کی شرعی حیثیت**" (نزهة المقال فی لحية الرجال)-رئیس المتکلمین حضرت علامہ سید سلیمان اشرف چشتی اشرفی بہاری۔ تحقیق وتخریج: مولانا محمد طفیل احمد مصباحی۔

4-شعبہ کتب محدث اعظم ہند وشیخ الاسلام کچھوچھوی:

1-**خطبات شہادت** [شہادت امام حسین پر 7 ایمان افروز خطبات کا مجموعہ]۔حضرت شیخ الاسلام سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کچھوچھوی قبلہ-جمع وترتیب: مولانا ڈاکٹر فرحت علی صدیقی اشرفی حیدرآبادی-

2-"**نمازِ جنازہ کے بعد دعا کا حکم**" (الإجازة بالدعاء بعد صلوٰة الجنازة[1335ھ/1917ء])-محدث اعظم ہند حضرت علامہ مولانا سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی-

3-"**شیخ العالم**" [تذکرہ مرشد مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی - علاء الحق گنج نبات لاہوری پنڈوی]-محدث اعظم ہند حضرت علامہ مولانا سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی-

4-"**تین اہم مسائل**" [ایصال ثواب،قربانی،اورطوافِ قبور وغیرہ مسائل پر اعتراضات کا مدلل ومفصل جواب]-محدث اعظم ہند حضرت علامہ مولانا سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی-

5-**فقہ حنفی میں وقت عصر** (بَصَارَةُ الْعَيْنِ فِي أَنّ وَقْتَ الْعَصْرِ بَعْدَ الْمِثْلَيْنِ مع رسالہ: (اَبْرِدُوْا فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ / رَفْعُ الْغِشَا عَنْ وَقْتَيِ الْعَصْرِ وَ الْعِشَاءِ) -علامہ زین العابدین بن ابراهیم ابن نجیم مصری)-محدث اعظم ہند علامہ ابوالحامد سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی؛ترجمہ وترتیب جدید: محمد صدیق بن حاجی حسن ازہری-